رجسٹرڈ ایل ۷۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب

نمبر ۴۱ — قادیان دار الامن والامان ۱۳ رجب ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۷ نومبر ۱۸۹۹ء — جلد ۳

بقیہ خطبہ

حضرت مولنا مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ

تتمہ ۲ اکتوبر ۱۸۹۹ء

پھر دوسرے گروہ اِمَّا شَاکِرًا کا ذکر فرمایا کہ شکر کرنے والے گروہ کے لئے کیا جزا ہے اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُھَا کَافُوْرًا ۵ بے شک ابرار لوگ کافوری پیالوں سے پئیں گے۔

ابرار کون ہوتے ہیں جنکے عقاید صحیح ہوں۔ اور ان کے اعمال صواب اور اخلاص کے نیچے ہوں اور جو ہر دکھ اور مصیبت میں اپنے تئیں خدا تعالی کی نارضامندی سے محفوظ رکھ لیں۔

خود جناب الہی ابرار کی تشریح فرماتے ہیں سورۃ البقرہ میں فرمایا لیس البر ان تولوا وجوھکم الی الآیہ ابرار کون ہوتے ہیں؟

اول جن کے اعتقاد صحیح ہوں کیونکہ اعمال صالحہ دلی ارادوں پر موقوف ہیں دیکھو ایک اونٹ کے ناک میں نکیل ڈالے ہوئے ایک بچہ بھی اُسے جہاں چاہے جدھر سے چاہے لیجاتا ہی لیکن اگر کنوئیں میں گرانا چاہیں تو خواہ دس آدمی بھی ملکر اُس کی نکیل کو کھینچیں ممکن نہیں وہ قدم اٹھا جاوے۔

ایک حیوان مطلق بھی اپنے دلی اراد اور اعتقاد کے خلاف کرنا نہیں چاہتا وہ سمجھتا ہے کہ قدم اٹھایا اور ہلاک ہوا۔

پھر انسان اور سمجھدار انسان کب اعتقاد صحیح رکھتا ہوا اعمال بد کی طرف قدم اٹھا سکتا ہے اس لئے ابرار کے لئے پہلے ضروری چیز یہی ہے کہ اعتقاد صحیح ہوں اور وہ پکی طرح پر اُس کے دل میں جاگزین ہوں اگر منافقانہ طور پر مانتا ہے تو کاہل ہوگا حالانکہ مومن ہوشیار اور چالاک ہوتا ہے ان اعتقادات صحیحہ میں سے پہلا اور ضروری عقیدہ خدا تعالی کا ماننا ہی جو تمام نیکیوں کی جڑ اور تمام خوبیوں کا چشمہ ہے۔

دنیا میں ایک بچہ بھی جانتا ہے کہ جب دوسرے سے مناسبت پیدا نہ ہو اس کی طاقتوں اور فضلوں سے برخوردار نہیں ہو سکتا۔

جب انسان قرب الٰہی چاہتا ہے اور اُس کی دلی تمنا ہوتی ہے کہ وہ اس کے

خاص فضل اور رحمتوں سے بہرہ ور اور برخوردار ہو جاسکے تو اُسے ضروری ہے کہ اُن باتوں کو چھوڑ دے جو خدا تعالےٰ نے ہیں نہیں یا جو اُس کی پسندیدہ نہیں ہیں۔

جس قدر عظمت الٰہی دل میں ہوگی اُسی قدر فرمان برداری کے خیالات پیدا ہوں گے اور رذائل کو چھوڑ کر فضائل کی طرف دوڑے گا۔ کیا ایک اعلیٰ علوم کا ماہر جاہل سے تعلق رکھ سکتا ہے۔ یا ایک ظالم طبع انسان کے ساتھ ایک عادل ملکر رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی برکتوں سے برخوردار ہونے کے لئے سب سے ضروری بات صفات الٰہی کا علم حاصل کرنا اور اُن کے موافق اپنا عمل درآمد کرنا ہے۔

اگر یہ اعتقاد بھی کمزور ہو تو ایک اور دوسرا مسئلہ ہے جس پر اعتقاد کرنے سے انسان خدا تعالیٰ کی فرمان برداری میں ترقی کرسکتا ہے وہ جزا و سزا کا اعتقاد ہے یعنی افعال اور اُن کے نتائج کا علم مثلاً یہ کام کروں گا تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کرے نتائج پر غور کرکے انسان۔ ہاں سعید الفطرت انسان بُری کاموں سے جو اُن نتائج بد کا موجب ہیں پرہیز کرے گا اور اعمال صالحہ بجا لانے کی کوشش یہ کہ دو تو اعتقاد نیکیوں کا اصل الاصول اور جڑ ہیں یعنی اول خدا تعالےٰ کی صفات اور محامد کا اعتقاد اور علم تاکہ قرب الٰہی سے فائدہ اُٹھاوے اور رذائل کو چھوڑ کر فضائل حاصل کرے۔

دوسرا یہ کہ ہر فعل ایک نتیجہ کا موجب ہوتا ہے اگر بد افعال کا مرتکب ہوگا تو نتیجہ بد ہوگا۔ ہر انسان فطرتاً سُکھ چاہتا ہے اور سُکھ کے وسائل اور اسباب سے بیخبری کی وجہ سے افعال بد کے ارتکاب میں سُکھ تلاش کرتا ہے مگر وہاں سُکھ کہاں؟ اس لئے ضروری ہے کہ افعال اور اُن کی نتائج کا علم پیدا کرے اور یہی وہ اصل ہے جس کو اسلام نے جزا و سزا کے لفظوں سے تعبیر کیا ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ انسان تجربہ کار اور واقف کار لوگوں کے بتلائے ہوئے مجرب نسخے آرام و صحت کے لئے چاہتا ہے اگر کوئی ناواقف اور ناتجربہ کار بتلاوے تو تامل کرتا ہے۔ پس نبوت حقہ نے جو راہ دکھلائی ہے وہ تیرہ سو برس سے تجربہ میں آچکی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے راحت کے جو سامان بتلائے ہیں اُنکا امتحان کرنا آسان ہے۔

غور کرو اور بلند نظری سے کام لو!! عرب کو کوئی فخر حاصل نہ تھا کس سے ہوا؟ اسی نسخہ سے! کیا عرب میں تفرقہ نہ تھا پھر کس سے دور ہوا؟ ہاں اسی راہ سے!! کیا عرب نابودگی کی حالت میں نہ تھے پھر یہ حالت کس نے دور کی؟ ماننا پڑے گا کہ اسی نبوت حقہ نے!!!

عرب جاہل تھے۔ وحشی تھے خدا سے دور تھے۔ محکوم نہ تھے تو حاکم بھی نہ تھے؟ مگر جب اُنھوں نے قرآن کریم کا شفا بخش نسخہ استعمال کیا تو وہی جاہل دنیا کے اُستاد اور معلم بنے وہی وحشی متمدن دنیا کے پیشرو اور تہذیب و شائستگی کے چشمے کہلائے۔ وہ خدا سے دور کہلانے والے خدا پرست اور خدا بین ہو کر دنیا پر ظاہر ہوئے۔ وہ جو حکومت کے نام سے بھی ناواقف تھے دنیا بھر کے مظفر و منصور اور فاتح کہلائے۔ غرض کچھ نہ تھے سب کچھ ہوگئے مگر سوال یہی ہے کیونکر؟ اسی قرآن کریم کی بدولت اسی دستور العمل کی رہبری سے۔ پس تیرہ سو برس کا ایک مجرب نسخہ موجود ہے جو اُس قوم نے استعمال کیا جس میں کوئی خوبی نہ تھی اور خوبیوں کی وارث اور نیکیوں کی ماں بنی غرض یہ مجرب نسخہ ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ کے قرب اور سُکھ کی تلاش چاہو اُسی قدر محامد الٰہیہ اور صفات باری تعالےٰ پر ایمان لاؤ۔ کیونکہ اسی قدر انسان رذائل سے بچے گا۔ اور پسندیدہ باتوں کی طرف قدم اُٹھائے گا۔

حاصل کلام ابرار بننے کے لئے مندرجہ بالا اصول کو اپنا دستور العمل بنانا چاہئے جیسے ذکر یہ شروع کیا تھا کہ شاکر گروہ کا دوسرا نام قرآن کریم نے ابرار رکھا ہے اور اُن کی جزا یہ بتلائی ہے کہ کافوری پیالوں سے پئیں گے چنانچہ فرمایا ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجھا کافوراً اد پہلے اُن کو اس قسم کا شربت پینا چاہئے کہ اگر بدی کی خواہش پیدا ہو تو اُس کو دبا لینے والا ہو۔ کافور کہتے ہی دبا دینے والی چیز کو ہیں۔ اور کافور کے طبی خواص میں لکھا ہے کہ وہ سمی امراض کے مواد ردیہ اور فاسدہ کو دبا لیتا ہے اور اسی لئے وبائی امراض طاعون اور ہیضہ اور تپ وغیرہ میں اس کا استعمال بہت مفید ہے۔ تو پہلے انسان یعنی سلیم الفطرۃ انسان کو کافوری شربت مطلوب ہے۔

قرآن کریم نے ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے ثم اورثنا الکتٰب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ الی الآیہ پھر وارث کیا ہم نے اپنی کتاب کا اُن لوگوں کو جو برگزیدہ ہیں پس بعض اُن میں سے ظالموں کا گروہ ہے جو اپنے نفس پر ظلم کرتے ہیں اور جبر و اکراہ سے نفس امارہ کو خدا تعالیٰ کی راہ پر چلاتے ہیں اور نفس سرکش کی مخالفت اختیار کرکے مجاہدات شاقہ میں مشغول ہیں

دوسرا گروہ میانہ رو آدمیوں کا ہے جو بعض خدمتیں خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے نفس سرکش سے بہ جبر و اکراہ لیتے ہیں اور بعض الٰہی کاموں کی بجا آوری میں نفس اُن کا

بخوشی خاطر تابع ہو جاتا ہے اور ذوق اور شوق اور محبت اور ارادت سے اُن کاموں کو بجا لاتا ہے غرض یہ لوگ کچھ تو تکلیف اور مجاہدہ سے خدا تعالیٰ کی راہ پر چلتے ہیں اور کچھ طبعی جوش اور دلی شوق سے بغیر کسی تکلف کے اپنے رب جلیل کی فرمانبرداری اُن سے صادر ہوتی ہے

(۳) تیسرے سابق بالخیرات اور اعلیٰ درجہ کے آدمیوں کا گروہ ہے جو نفس امارہ پر بکلی فتحیاب ہو کر نیکیوں میں آگے نکل جانے والے ہیں۔

غرض سلوک کی راہ میں مومن کو تین درجے طے کرنے پڑتے ہیں پہلے درجہ میں جب بدی کی عادت ہو تو اُس کے چھوڑنے میں جان پر ظلم کرے اور اُس قوت کو دباوے شراب کا عادی اگر شراب کو چھوڑے گا تو ابتدا میں اُس کو بہت تکلیف محسوس ہو گی۔

شہوت کے وقت عفت سے کام لے اور قوائے شہوانیہ کو دباوے اسی طرح جھوٹ بولنے والا سست منافق - راستبازوں کے دشمنوں کو بد زبانی چھوڑنے کے لئے جان پر ظلم کرنا پڑے گا - تاکہ یہ اُس طاقت پر فتحیاب ہو جاویں -

بعد اس کے میانہ روی کی حالت آوے گی کبھی کبھی بدی کے چھوڑنے میں گو کسی وقت کچھ خواہش بد پیدا بھی ہو جاوے - ایک لذت اور سرور بھی حاصل ہو جایا کرے گا گزشتہ سے درجہ میں ہو چکے سابق بالخیرات ہونے کی طاقت آ جاوے گی اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کی بارش ہونے لگے گی اور مکالمہ الٰہی کا شرف عطا ہو گا - تو سب سے پہلے ابرار کو کافوری شربت دیا جاوے گا تاکہ بدیوں اور رذائل کی قوتوں پر فتحمند ہو جاویں اور اس کے ساتھ ہی فرمایا کہ بدیوں کو دبانے

دبانے نیکیوں میں ترقی کرتا ہے اور پھر وہ ایک خاص چشمہ پر پہونچ جاتا ہے عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا وہ ایک چشمہ ہے کہ اللہ کے بندے اُس سے پیتے ہیں صرف خود ہی فائدہ نہیں اُٹھاتے بلکہ دوسروں کو بھی مستفید کرتے ہیں اور اُن چشموں کو چلا کر دکھاتے ہیں۔

فطرۃ انسانی پر غور کرنے سے پتا لگتا ہے کہ تمام قویٰ پہلے کمزوری سے کام کرتے ہیں چلنے میں بولنے میں پکڑنے میں غرض ہر بات میں ابتداءً لڑکپن میں کمزوری ہوتی ہے۔ لیکن جس قدر اُن قویٰ سے کام لیتا ہے اُسی قدر طاقت آ جاتی ہے پہلے دوسرے کے سہارے سے چلتا ہے پھر خود اپنے سہارے چلتا ہے۔

اسی طرح پہلے تتلا کر بولتا پھر نہایت صفائی اور عمدگی سے بولتا ہے پکڑتا ہے وغیرہ وغیرہ گویا بتدریج نشو و نما ہوتا ہے۔ اگر چند طاقتوں سے کام لینے کو چھوڑ دے تو وہ طاقتیں مردہ یا پژمردہ ضرور ہو جاتی ہیں یہی معنی ہیں جب انسان بدی کی طرف قدم اُٹھاتا ہے تو طاقت کمزور ہو جاتی ہے اور نیکی کے قوے بالکل از کار رفتہ ہوتے ہیں یہ کوئی ظلم نہیں اگر کسی حاکم کو حکومت دیجاوے اور وہ فرائض منصبی کو ادا نہ کرے تو گورنمنٹ اُس کے وہ اختیارات سلب کر دیگی اور اُسے معزول کرے گی اور اگر اُس حالت کو دیکھتے ہوئے بھی کوئی پروا نہ کرے تو یہ امر عاقبت اندیشی اور عقل کے خلاف ہے کہ سست انسان کے پاس رکھی جاوے ایسے ہی وہ انسان ہے جو ایمانی قویٰ کو خرچ نہیں کرتا وہ ابرار کے زمرہ میں رہ نہیں سکتا جنکے عقائد حقہ ہیں یعنی وہ خدا پر ایمان لاتے ہیں - جزا و سزا اور خدا کی کتابوں اور انبیاء علیہم السلام پر ایمان لاتے ہیں پھر اُن وسائط کو مانتے ہیں جنکا مقصود تام فرمانبرداری ہے

پھر عمل کے متعلق کیا چاہیئے - سب سے زیادہ عزیز مال ہے - یا پھر روپے کا سپاہی یا پھر روپیہ کے بدلے میں عزیز جان دیدینے کو طیار ہو ماں باپ اُس روپیہ کے بدلے اُس عزیز چیز کو جدا کر دیتے ہیں - تو معلوم ہوا کہ مال کی طرف انسان بالطبع جھکتا ہے - لیکن جب خدا سے تعلق ہو تو پھر مال سے بے تعلقی دکھاوے اور واقعی ضرورتوں والے کی مدد کرے مسکینوں کو دے جو بدقسمتی سے پہلے ہیں رشتہ داروں کی خبر لے کوئی کسی ابتلا میں پھنس گیا ہو تو اُس کے نکالنے کی کوشش کرے مگر سب سے مقدم ذوی القربیٰ کو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذوی القربیٰ کے ساتھ سلوک کرنا **زیادتی عمر کا موجب ہے**

یتیموں کی خبر لے پھر جو بیکس ہیں انکی خبر لے - پھر جو علم پڑھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے پڑھتے ہیں اور مصیبت میں مبتلا شدہ لوگوں کی خبر لے - پس جناب الٰہی کے ساتھ تعلق ہو اور دنیا اور اُس کی چیزوں سے بے تعلقی دکھلاوے - پھر جناب الٰہی کی راہ میں جان کو خرچ کرے -

خدا تعالیٰ کی راہ میں جان خرچ کرنے کی پہلی راہ کیا ہے ۵ نمازوں کا ادا کرنا - نماز مومن کا معراج ہے - نماز میں ہر قسم کی نیازمندیاں دکھائی گئی ہیں -

غرض کافوری شراب پیتے پیتے انسان اُس چشمہ پر پہونچ جاتا ہے جہاں اُسے شفقت علی خلق اللہ کی توفیق دیجاتی ہے

پھر بتلایا کہ جو معاہدہ کسی سے کریں اُس کی رعایت کرتے ہیں -

مسلمان سب سے بڑا معاہدہ خدا سے کرتا ہے کہ میں نیک نمونہ ہوں گا - میں فرمانبردار ہوں گا - میں اپنے ہاتھ اور اپنی زبان سے کسی کو دکھ نہ دوں گا -

اور ایسا ہی ہماری جماعت امام کے ہاتھ پر معاہدہ کرتی ہے کہ **دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا** - رنج میں راحت میں عسر یسر میں قدم آگے بڑھاؤں گا - بغاوت اور شرارت کی راہوں سے بچنے کا اقرار کرتا ہے -

غرض ایک عظیم الشان معاہدہ ہوتا ہے

پھر دیکھا جاوے کہ نفسانی اغراض اور دنیوی مقاصد کی طرف قدم بڑھاتا ہے یا دین کو مقدم کرتا ہے عامہ مخلوقات کے ساتھ نیکی اور مسلمانون کے ساتھ خصوصاً نیکی کرتا ہے یا نہین + ہر امر مین خدا تعالی کی رضا کو مقدم رکھے مقدمہ ہو تو جھوٹے گواہون جعلی دستاویزون سے محترز رہے دوسرون کو فائدہ پہونچانے کے لئے وعظ کرنا بھی مفید امر ہے اس سے انسان اپنے آپ کو بھی درست بنا سکتا ہے جب دوسرے کو نصیحت کرتا ہے تو اپنے دل پر چوٹ لگتی ہے۔

امر بالمعروف بھی ابرار کی ایک صفت ہے اور پھر قسم قسم کی بدیون سے رکتا ہے۔ المختصر یفجرونہا تفجیرا جب خود بھلائی حاصل کرتے ہین۔ ظالم لنفسہ ہوتے ہین تو دوسرون تک بھی پہونچاتے ہین یوفون بالنذر جو معاہدہ جناب الٰہی سے کیا ہو اسکو وفاداری سے پورا کرے اور نیکی یون حاصل کرے کہ میرے ہی افعال نتائج پیدا کرین گے۔

ایک فلسفی مسلمان کا قول ہے۔

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافات عمل غافل مشو

ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا۔ اور کھانا دینے مین دلیر ہوتے ہین۔ مسکینون۔ یتیمون اور اسیرون کو کھلاتے ہین۔ قرآن کریم مین لباس اور مکان دینے کی تاکید نہین آئی جس قدر کھانا کھلانے کی آئی ہے ان لوگون کو خدانے کافر کہا ہے جو بھوکون کو کہدیتے ہین کہ میان تم کو خدا ہی نہ دیتا اگر دینا منظور ہوتا قرآن کریم کے دل سورہ یٰس مین ایسا لکھا ہے وقال الذین کفروا للذین اٰمنوا انطعم من لو یشاء اللہ اطعمہ

آج کل چونکہ قحط ہو رہا ہے انسان اس نصیحت کو یاد رکھے اور دوسرے بھوکون کی خبر لینے کو بقدر وسعت طیار رہے اور اللہ تعالی کی محبت کے لئے یتیمون۔ مسکینون اور پابند بلا کو کھانا دیتا رہے۔ مگر صرف اللہ کے لئے دے۔ یہ تو جسمانی کھانا ہے۔ روحانی کھانا ایمان کی باتین رضاء الٰہی اور قرب کی باتین یہان تک کہ مکالمہ الٰہیہ تک پہونچا دیتا اسی رنگ مین رنگین ہو جاتے یہ بھی طعام ہے۔

وہ جسم کی غذا ہے یہ روح کی غذا منشا یہ ہو کہ اس لئے کھانا پہونچاتے ہین کہ انا نخاف من ربنا یوما عبوسا قمطریرا۔ کہ ہم اپنی رب سے ایک دن سے جو عبوس اور قمطریر ہے ڈرتے ہین۔ عبوس تنگی کو کہتے ہین قمطریر دراز یعنی قیامت کا دن تنگی کا ہوگا اور لمبا ہوگا۔ بھوکون کی مدد کرنے سے خدا تعالی قحط کی تنگی اور درازی سے بھی نجات دیدیتا ہے۔

نتیجہ یہ ہوتا ہے فوقٰہم اللہ شر ذلک الیوم ولقٰہم نضرۃ وسرورا۔ خدا تعالی اس دن کے شر سے بچا لیتا ہے اور یہ بچانا بھی سرور اور تازگی سے ہوتا ہے۔

مین پھر کہتا ہون کہ یاد رکھو آج کل کے ایام مین مسکینون اور بھوکون کی مدد کرنے سے قحط سالی کے ایام کی تنگیون سے بچ جاؤ گے

خدا تعالی مجھکو اور تم کو توفیق دے کہ جسطرح ظاہری عزتون کے لئے کوشش کرتے ہین اللہ کی عزت اور راحت کے بھی کوشش کرین
آمین

مرہم عیسیٰ یا مرہم حواریین یا مرہم رسل

مندرجہ بالا نام کی ایک مرہم ہزارہا طبی کتابون مین درج ہے اور اس کی وجہ تسمیہ عموماً یہ بتلائی گئی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیبی زخمون کی اندمال کے لئے تجویز کی گئی تھی۔

چونکہ طاعون وغیرہ امراض مین بھی یہ مرہم مفید ثابت ہوا ہے اس لئے ہمارے ایک مکرم بھائی **حکیم محمد حسین صاحب** لاہوری نے بہاٹی دروازہ لاہور مین مرہم عیسی کا ایک کارخانہ عوام الناس کے فائدہ کی غرض سے اصول تجارت پر جاری کیا۔ اور ہزارون روپیہ کے صرف سے اس کے اشتہارات شائع کئے۔

مگر نہین معلوم حضرات پادری کو اس سے کیا نقصان پہونچا کہ انھون نے مل ملا کر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کے حضور سے ایسے اشتہارات کی مسدودی کا حکم صادر کرایا۔ ہم کو اس وقت اس امر پر بحث کرنی مطلوب نہین کہ صاحب موصوف کا یہ حکم کس قدر دور اندیشی اور انصاف پر مبنی ہے کیونکہ عنقریب یہ مقدمہ چیف کورٹ مین پیش ہونے والا ہے۔

مگر ہم کو حضرات عیسائی صاحبان کے موزی جوش پر تعجب آتا ہے کہ وہ جو ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری پھیر دینے کے مدعی ہین ۔ کیا وہ ایک امر واقعی کو جھٹلا سکین گے ؟ جب کہ اس مرہم کا تذکرہ مع وجہ تسمیہ ہزارون کتب طبیہ مین درج ہے۔ وہ کیونکر انکار کر سکین گے کہ یہ مرہم مسیح علیہ السلام کے صلیبی زخمون کے لئے نہین بنایا گیا۔ کتب طب شہادت دے رہی ہین اور پکار پکار کر بتلا رہی ہین کہ مسیح علیہ السلام کے زخمون کے لئے اس کا نسخہ طیار ہوا تھا۔

لدہیانہ کے سول ملٹری نیوز نام اخبار نے اس کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اور اس مین حضرت اقدس مثیل مسیح موعود علیہ السلام کی بیان کردہ وجہ تسمیہ کو غلط بتلایا ہے ہم خود اس کے متعلق لکھنے والے تھے کہ ہمارے ایک مکرم بھائی منشی خادم حسین صاحب بھیروی

نے ایک مختصر سا مراسلہ بغرض اندراج بھیجدیا۔ اس لئے ہم اس کو ذیل مین درج کرکے سول ملٹری نیوز کے معزز ایڈیٹر سے امید کرتے ہین کہ وہ اس تحریر کو بھی اپنے اخبار مین درج کرینگے اور وہ مراسلہ یہ ہے

مراسلہ

جناب مکرم ایڈیٹر صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔
۱۵۔ نومبر ۱۸۹۹ء کی سول ملٹری نیوز لدھیانہ کے ایڈیٹوریل مین مرہم عیسی کے متعلق مرزا صاحب کی مخالفت دو تین ریمارکس دیکھنے مین آئے۔ جنکی تردید کرنا ضروری ہے۔ مہربانی کرکے ذیل کی چند سطور کو اپنے اخبار گوہربار مین کسی جگہ درج فرماوین تاکہ عوام پر ایڈیٹر صاحب سول ملٹری نیوز کی رائے کی تغلیط منکشف ہوجاوے ایڈیٹر صاحب فرماتے ہین "چونکہ اکثر امراض مین یہ فائدہ دیتا ہے اس لئے حکمائے یونان اس کو مرہم عیسی کہتے ہین" جس طرح بعض کامل فن اطباء کو عیسی دوران کے لقب سے پکارتے ہین اسی طرح بلحاظ اسکی شفابخشی کے مرہم عیسی سے موسوم کرتے ہین۔"

مین بالوثوق کہہ سکتا ہون کہ ایڈیٹر صاحب کی یہ طبعزاد اور اختراعی وجہ تسمیہ کسی طبی کتاب مین نہین پائی جاتی بلکہ تقریباً تمام کتابون مین اس مرہم کی وجہ تسمیہ وہی پائی جاتی ہے جو حضرت مرزا صاحب نے ظاہر فرمائی ہے یعنی یہ کہ "یہ مرہم عیسی حضرت عیسی علیہ السلام کے واسطے ان بارہ حواریون نے بنائی تھی" اب چونکہ حضرت عیسی علیہ السلام کے واقعات زندگی مین سے سوائے واقعہ صلیب کے کوئی ایسا واقعہ نہین جس مین ایسی سریع التاثیر مرہم کی بالخصوص جو حواریون نے تجویز کی ہو ضرورت آپڑی تھی اس واسطے بلحاظ اس زمانہ کے صلیب اور طریق سزائے صلیب کے درآئینہ یہی کہنا پڑتا ہے کہ صلیب پر چڑھائے جانے سے حضرت عیسی علیہ السلام کے ہاتھون پر جو کیلون کے زخم پڑگئے تھے جس کا ذکر انجیل یوحنا باب ۲۴ سے ۳۰ آیت تک ہے۔ انہین زخمون کے تحلیل اورام اور اندمال اور گوشت رویانیدن کے واسطے حواریون نے یہ مرہم بنائی تھی۔ اور انہی کی تعداد کے موافق اس نسخہ مرہم کی بھی بارہ اجزا تجویز کیے۔ تاکہ اُن کی غمخواری اور ہمدردی اور تیمارداری کی یادگار صفحہ روزگار پر ہمیشہ مرقوم اور منقوش رہے۔

اسی واسطے اس مرہم کے دوسرے نام مرہم حواریین اور مرہم رسل اور مرہم اسلیخا مشہور چلے آتے ہین سلیخا عبرانی لفظ ہے جس کے معنے رسل کے ہین۔ خدا جانے ایڈیٹر صاحب سول ملٹری نیوز ان مذکورہ بالا نامون کی وجہ تسمیہ کیا نکالین گے

حضرت مرزا صاحب نے سب سے پہلے اس مرہم کا ذکر اپنی کتاب ست بچن کے اخیر مین فرمایا ہے اور وہان اس کے متعلق مفصل بحث فرمائی ہے۔ اور تقریباً ۲۰ طبی کتابون کے حوالے تحریر فرمائے ہین جنکی مصنف اہل کتاب۔ مسلمان۔ مجوسی۔ اطبا ہین۔ منجملہ ان کے راقم نے آج ہی بچشم خود حسب بیان مرزا صاحب ذیل کی کتابون مین اس مرہم کا حال دیکھا۔

(۱) قانون بو علی سینا جلد ۳ مطبوعہ مصر ۱۲۹۴ھ صفحہ ۴۰ سطر ۲۵ دربیان مرہم رسل۔

(۲) قرابادین قادری فارسی باب ۲ در ادویہ امراض جلد مطبوعہ نولکشور ۱۳۰۹ھ صفحہ ۹۲ سطر ۲

(۳) قرابادین کبیر فارسی جلد ۲ دربیان نسخہ مرہم مطبوعہ عمدۃ المطابع دہلی ۱۲۷۲ھ صفحہ ۹ سطر ۲

(۴) علاج الامراض فارسی مقالہ نوزدہم فصل پانزدہم در مرکبات لامیہ و میمیہ مطبوعہ نولکشور ۱۳۰۱ھ صفحہ ۳۹۰ سطر ۱۲۔

بخوف طوالت صرف علاج الامراض کی عبارت ہدیہ ناظرین ہے:
مرہم رسل کہ مسمی ست بمرہم سلیخا و مرہم عیسی و اجزائے این نسخہ دوازدہ عدد ست کہ حواریون جہت عیسی علی نبینا و علیہ السلام ترکیب کردہ اند و برائے تحلیل اورام ...... سود دارد ہکذا فی قرابادین قادری فارسی۔ والسلام
راقم خادم حسین بھیروی

ناظرین سے دو دو باتین

سب سے پہلے ہمکو اپنے ناظرین سے اس امر کی معذرت کرنی ہے کہ بوجہ مصروفیت **جلسۃ الوداع** اخبار وقت پر اشاعت پذیر نہین ہوسکا۔ علاوہ ازین جیسا کہ ہمارے ناظرین کو معلوم ہے کہ اخبار **الحکم** کی اشاعت مین دیر اور توقف کا موجب ایک یہ بھی ہورہا تھا کہ بوجہ زیادتی اخراجات کچھ عرصہ سے ہم نے اخبار کے طبع کا کام ٹھیکہ پر کرلیا ہوا تھا مگر۔ اس سے اس کے باقاعدہ اشاعت مین ایک نقص پیدا ہوگیا تھا۔ بنابرین اس نقص کے دور کرنے کے لئے اب پھر ہم نے مستقل انتظام خاص سٹاف پریس کا کرلیا ہے چنانچہ یہ اشو اسی انتظام سے اشاعت پذیر ہوتا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ آیندہ اخبار کے بروقت اشاعت

مین یہ روک تو نہ رہے گی۔

یہ امر ناظرین سے پوشیدہ نہین ہے کہ جون ۱۸۹۹ء سے جو وقت اخبار کی صورت مین نمایان تبدیلی کی گئی ہے اخراجات مین خاص ترقی ہوگئی ہے اور اب موجودہ انتظام نے اخراجات کو اور بھی بڑھا دیا ہے اس لئے ہم مندرجہ ذیل گذارش کرنے کی جرأت کرتے ہین۔ اور امید کرتے ہین کہ اس کے قبول کرنے مین ناظرین کو کوئی عذر نہ ہوگا بشرطیکہ وہ اخبار کے دلی معاون ہون اور ہمارا یقین ہے کہ ہین اول۔ اخیر دسمبر ۱۸۹۹ء تک جن لوگون کے نام کچھ بھی بقایا ہے وہ بہت جلد ہی بھیجدین۔

دوسرے ہر ایک خریدار اخبار (مفت لینے والے شامل نہین) دو جدید خریدار مع قیمت پیشگی اخیر دسمبر ۱۸۹۹ء تک پیدا کردے۔

تیسرے قدیم خریداران مین جو صاحب اہل ہمت و استطاعت ہین وہ اپنی استطاعت کے موافق امدادی قیمت دین نہ کہ مقررہ قیمت۔

چہارم عام خریدارون سے آیندہ کے لئے ۱۲ سالانہ قیمت اندرون ہند لی جاوے گی اور یہ عمل درآمد شروع جنوری ۱۹۰۰ء سے ہوگا

پنجم ہمارے مطبع کی مطبوعہ کتب کا کم از کم ایک پورا سٹ خرید لیا جاوے جو عہ قیمت کا ہے بشرطیکہ پہلے سے خرید نہ کیا ہو۔ اور جو قیمت اخبار پیشگی روانہ کرنے والے کو عہ پر دیا جاوے گا۔

ششم کل قیمتین اخیر دسمبر ۱۸۹۹ء تک آجانی چاہئین۔ ورنہ ان کے بعد بصیغہ ویلیو وصول کی جاوین گی۔

جو صاحب اس سے اتفاق رائے نہ کرین وہ ہم کو اطلاع دین۔ اور جو احباب اس امر کے متعلق کوئی مفید رائے

دین گے وہ شکریہ کے ساتھ درج کیجاویگی اور ایسا ہی خریداران جدید کے اسمار گرامی سلسلہ وار توسیع اشاعت الحکم کے عنوان سے درج ہوتے رہین گے۔

جلسۃ الوداع

جلسۃ الوداع جو نصیبین کمیشن کے معزز ممبرون کی روانگی کے لئے دعا کرنے کے واسطے مقرر ہوا تھا۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ نومبر ۱۸۹۹ء کو خوب دھوم دھام سے ہوا۔ جلسہ کی مفصل کیفیت اور روئداد رپورٹ جلسۃ الوداع مین درج ہوگی جو علحدہ شائع ہوگی۔

قبول اسلام

سردار سندر سنگھ صاحب

خلف سردار جیون سنگھ صاحب ساکن دھرم کوٹ بگہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور نے ایک عرصہ دراز کی تحقیق و تدقیق کے بعد ۱۴ نومبر ۱۸۹۹ء کو جلسۃ الوداع کی تقریب پر حضرت اقدس حجۃ اللہ فی الارض انسان آسمانی علیہ السلام کے دست مبارک پر **اسلام** قبول کیا۔

سردار صاحب کا نام آنحضرت علیہ السلام نے **سردار شیخ فضل حق** تجویز فرمایا!

سردار صاحب اس معزز اور مشہور خاندان کے رکن اور تن ہین جس کا تذکرہ سر لیپل گریفن صاحب نے اپنی مشہور تاریخ رئیسان پنجاب کے خاندان نمبرے مین ذکر کیا ہے۔

اس سے بڑھکر سردار صاحب کی نجابت اور شرافت کا کیا ثبوت ہو سکتا ہے جس حوصلہ اور جرأت کے ساتھ سردار صاحب نے **اسلام** قبول کیا ہے وہ بیشک قابل رشک امر ہے۔

ایک بیش قیمت جائیداد اور معزز و متمول رشتہ دارون اور بیوی بچون کو چھوڑ کر محض خدا تعالی کی رضا کے لئے اسلام قبول کرنا قابل تقلید اخلاقی جرأت ہے۔

اور پھر یہ امر اور بھی قابل تعریف ہے جب کہ ہم دیکھتے ہین کہ سردار صاحب نے کل مذاہب کے اصولون کو پورے طور پر تحقیقات کر لینے کے بعد اسلام قبول کیا ہے۔

سردار صاحب کے قبول اسلام کے وجوہات رسالہ فضل حق مین جو خود انھون نے لکھا ہے اور ۱۲ نومبر ۱۸۹۹ء کو ایک جلسہ عظیم مین پڑھ کر سنایا شائع ہون گے۔ جو مفت تقسیم ہوگا۔

ہماری دعا ہے کہ خدا تعالی سردار صاحب کو استقامت عطا فرماوے اور اورون کے لئے انکو نمونہ بنا دے آمین

غلطی کی اصلاح

پرچہ ۱۰ نومبر ۱۸۹۹ء مین صفحون کی غلطی ہوگئی ہے ۴ صفحہ ۵ کی جگہ ہوگیا اور ۵ صفحہ ۴ صفحہ کی جگہ ہوگیا ناظرین ۴ صفحہ کو ۵ صفحہ سمجھین اور ۵ صفحہ کو ۴ صفحہ سمجھین۔

یاد رہے

کہ اخبار الحکم کا مالی سال اکتوبر ۱۸۹۹ء مین ختم ہوچکا ہے اسلئے جن صاحبون نے ابھی تک زرچندہ نہین دیا ہے بھیجکر کارخانہ کی اعانت فرماوین

والسلام

(مینجر)

رسالہ اثبات خلافت شیخین

جس کا دوسرا نام خلافت راشدہ ہے

کچھ عرصہ ہوا کہ مندرجہ عنوان رسالہ کی طبع ثانی کا اشتہار ہم نے دیا تھا اور یہ بھی ظاہر کیا تھا کہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے اس مرتبہ اس رسالہ کے ساتھ ایک ضمیمہ بھی لگا دیا ہی جو نہایت لطیف اور قابل غور ہی اس مین کئی دلچسپ مضامین متعلقہ مسائل اہل تشیع درج ہین اس اشتہار کے ساتھ ہی یہ رسالہ طبع ہونا شروع ہوگیا ہی لہذا پھر اطلاع دیجاتی ہی کہ جو صاحب خریدنا چاہین بہت جلد درخواستیں بھیجدین تاکہ طبع ہوتے ہی اُنکی خدمت مین بھیجدیا جاوے ورنہ پھر اُن کو تیسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا - چونکہ آجکل اس فرقہ نے اکثر مقامات پر بہت زور پکڑا ہی اس لئے ہماری دوستون کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو کثرت سے شائع کرین کیونکہ یہ ایک لاجواب رسالہ ہے جس کا جواب آج تک اہل تشیع سی نہین ہوسکا - اہل دل اور اہل دول احباب متعدد جلدین خرید کر مفت تقسیم کرین -

رپوٹ جلسۃ الوداع

جلسۃ الوداع کی مفصل رپورٹ ہم مرتب کررہے ہین جس کے مضامین کی صحت اور درستی کا انتظام حسب معمول ہمارے محسن و مخدوم مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ایدہ اللہ نے اپنے ذمہ لیا ہے یہ رپورٹ سالانہ جلسہ ۱۸۹۷ء کی رپورٹ سے بھی بڑھ کر قابل قدر و بے نظیر اور اچھوتے مضامین کا مجموعہ ہی اس رپورٹ کی جسقدر اشاعت ہو تھوڑی ہی اس لئے ہم اپنے قدیم مہربانون سے امید کرتے ہین کہ اس رپورٹ کی اشاعت مین دریغ امداد سے ہمارا ہاتھ بٹاوین - خریدار درخواستین جلد بھیجدین تاکہ ہم اُسی اندازہ پر طبع کا انتظام کرین رپورٹ کی درخواستین اخیر نومبر تک ہمارے پاس پہونچ جانی چاہئین -

فضل حق

یہ اُس مختصر سے پمفلٹ کا نام ہے جو ہمارے مکرم بھائی شیخ سردار فضل حق صاحب (سابق سردار سندر سنگھ صاحب خلف سردار جیون سنگھ صاحب ساکن دھرم کوٹ بگہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور) نے اپنے اسلام کو لانے کے وجوہات پر ۱۲ اور نومبر ۱۸۹۹ء قبول اسلام کے بعد ایک بڑے جلسہ مین سنایا -

اس مختصر سے رسالہ مین کل مذاہب پر دلچسپ اور مدلل ریویو کیا ہی اور اسلام کا مقابلہ دوسری مذاہب سے دکھایا ہے - یہ رسالہ مفت تقسیم ہوگا اسکی اشاعت کے لئے جناب شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر بمبئی ہوس نے ۱۴۰۰ جلد کے اخراجات کا ذمہ لیا ہے اور شیخ محمد جان صاحب وزیر آبادی نے عـہ اور ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب نے ایک روپیہ دیا ہے بالفعل ۲۴۰۰ طبع ہوگا جو صاحب مفت لینا چاہین حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے نام درخواست مع ٹکٹ آدھ آنہ بھیجدین - اور جو اس کی اشاعت مین دینا چاہین وہ بھی حضرت مولانا صاحب موصوف کے نام روانہ کرین -

چندہ صاحبزادہ صاحب کے مکان کا

سید ناصر شاہ صاحب اوڑی عـہ
قاضی یوسف علی صاحب نعمانی سنگرور عـہ ۲ـ/
شاہ دیگان صاحب سنگرور ۸ـ/

حضرت امام الزمان علیہ السلام سے بیعت کرنے والون کے نام

محمد شفیع ساکن لودھیانہ
مرزا محمد تقی بیگ ولد مرزا عظیم بیگ صاحب مرحوم ساکن سامانہ علاقہ پٹیالہ
حافظ عظیم احمد شاہ آباد ضلع ہردوئی بازار دوشنبہ
مولوی محی الدین ” محلہ بروا بازار
عبدالحنان مصور - پنی علاقہ پشاور
سید علی حسن پرگنہ جندوس ضلع علی گڈھ
غلام مصطفی طالب علم جماعت ششم ولد مولوی عبداللہ خان صاحب دویم مدرس ہندو کالج پٹیالہ - ریاست

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس لو

مندرجہ ذیل ادویات تجربہ کثیر کے بعد شائع کی جاتی ہین اگر حسب ترکیب استعمال سے فائدہ نہ ہو تو بعد وضع محصول ڈاک قیمت واپس لے لو - سچائی کے لئے یہی کافی امر ہے -

(۱) دوائی قوت باہ (داخلی و خارجی علاج) چودہ قسم کے ضعف باہ کا کلی علاج قیمت علاج خارجی عہ قیمت علاج داخلی عا
(۲) دوائی بواسیر خونی و بادی کے اکسیر عا
(۳) دافع جریان ہر قسم للعہ/
(۴) علاج آتشک ے/
(۵) دوائی سوزاک کہنہ و جدید ہر قسم عا
(۶) خضاب سالانہ جو تیل کی طرح لگایا جاتا ہے عـہ
(۷) دوائی مصفی خون عـہ
(۸) سرمہ نہایت عمدہ عـہ

مندرجہ بالا ادویات کی قیمت مقررہ ایک مریض کے علاج کے لئے ہے اگر اس قدر دوا سے کوئی نقص باقی رہے زائد دوا مفت دیجاویگی تمام درخواستین حکیم محمد امین کے نام بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور آنی چاہئین - فقط

بقیہ چندہ مکان صاحبزادہ صاحب

مولوی احمد جان صاحب جالندہری عـہ
قاضی خواجہ علی صاحب لدھیانوی عا
شیخ عبدالحق صاحب ” عـہ
شیخ شہاب الدین صاحب ” عـہ
محمد حسن صاحب عطار ” ۴ـ/
مستری عصمت اللہ صاحب ” ۲ـ/
کرم الٰہی صاحب کانسٹبل ” ۳ـ/

جنہون نے ابھی تک توجہ نہین کی جلدی توجہ فرماوین -

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

میو ہسپتال و میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پروال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ مجرب ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ ہے خالص ممیرہ فی ماشہ عہ ممیری سرمہ فی تولہ ہم محصول ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہئے

المشتہر - سردار میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱- مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شئے نہین ہے اسلئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہو وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے۔ اسلئے مین بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے راقم ڈاکٹر ڈی ار پی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی

۲- مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کی فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے جسے اس کا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی عمر ۵۰ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں مین خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پروال پڑے تھے اس کی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھین ان مین سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اس کی بینائی مین فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳- مینے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جن کی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برجلال گھوش رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

۴- مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریون سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید محمد شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائے گا جو لاہور کے نیشنل بنک مین اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۹ء مین جمع کیا گیا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان مین شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا